ہفت وار رسالہ: 355
WEEKLY BOOKLET: 355

دنیا کی محبت

صفحات 17

دنیا کا مطلب 03
زہد اور فقر میں فرق 12
زہد کے درجات 14
زہد کا کمال درجہ 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُنیا کی مَحَبَّت

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ **”دُنیا کی مَحَبَّت“** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر اور اُس کے دل سے دنیا کی محبت نکال، حقیقی عاشقِ رسول بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

روزی میں برکت کا بہترین وظیفہ

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخِری نبی مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے فَقْر و فاقہ اور روزی میں تنگی کے بارے میں عرض کی، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے (برکتِ رزق کا وظیفہ بتاتے ہوئے) ارشاد فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہو تو سلام کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر میری بارگاہ میں سلام پیش کرو اور (پھر) سورۂ اِخلاص ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے (اس کی برکت سے) اس شخص پر رزق کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ اس نے اپنے رزق سے اپنے پڑوسیوں اور رشتے داروں کو بھی فائدہ پہنچایا۔ (القول البدیع، ص273)

حاجتیں سب روا ہُوئیں اُس کی ہے عَجَب کیمیا دُرود شریف
(دیوانِ کافی، ص27)

الفاظ و معانی: حاجتیں: ضرورتیں۔ رَوا ہونا: پوری ہونا۔ عَجَب: عجیب۔ کیمیا: مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

مَیں دُنیا ہوں (واقعہ)

عظیم تابعی بزرگ، حضرتِ حُمَید بن ہِلال رحمۃُ اللہِ علیہ سے مَروِی ہے کہ حضرتِ عَلاء

بن زِیَاد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں لوگوں کو کسی چیز کے پیچھے جاتے دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے چل دیا، جب دیکھا تو وہ ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک کانی بوڑھیا تھی جو ہر قسم کے زیور سے آراستہ اور خوب زیب و زینت اختیار کئے ہوئے تھی، میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہا: میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں بارگاہ الٰہی میں اِلتجا کرتا ہوں کہ وہ میرے دل میں تیرے لئے بغض و نفرت ڈال دے۔ اس نے کہا: جی ہاں! اگر آپ مال و دولت سے نفرت کریں گے تو مجھ سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی۔

(الزہد لامام احمد، ص265، حدیث:1429)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا، دُنیا دیکھی بھالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص186)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے مکر و فریب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو دُنیا کو کیا جانتا ہے؟ شکل و صورت سے سیدھی سادھی نظر آنے والی یہ دنیا **"زہر کی پُڑیا"** ہے، یہ دھوکے باز عورت کی طرح ہے، یہ ایسی ظالمہ ہے کہ زہر کو شہد بنا کر دِکھاتی ہے اور جو اِس سے محبت کرتا ہے یہ اپنے عاشق کو ہی مار دیتی ہے، یہ دُنیا بڑی خراب اور مُردار ہے اس کے ساتھ دل لگانے کا کوئی فائدہ نہیں یہ آزمائی ہوئی بات ہے۔

عالَم اِنقلاب ہے دنیا چند لمحوں کا خواب ہے دنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے نہیں اچھی خراب ہے دنیا

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُنیا کا مطلب

امام جوَہری کہتے ہیں: دُنیا کا لغوی معنٰی ہے " قریب " اور دُنیا کو دُنیا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان سے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات و لذّات کے سبب دل سے زیادہ قریب ہے۔(اصلاحِ اعمال، 1/ 128)(الحدیقۃ الندیہ، 1/ 65)

دُنیا کی محبت کی بُرائی

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: وہ بڑا گناہ جس کی لوگ اللہ پاک سے مغفرت طلب نہیں کرتے " دُنیا کی محبت " ہے۔(فردوس الاخبار، 1/ 402، حدیث:2990) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔
(موسوعہ لابن ابی الدنیا، 5/ 22، حدیث:9)

حضرتِ علامہ عبدُ الرؤوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ " فیضُ القدیر " میں فرماتے ہیں: جیسا کہ تجربے اور مُشاہدے سے ثابت ہے کہ دنیا کی محبت ظاہری اور چُھپے ہر گناہ کو دعوت دیتی ہے، خاص طور پر وہ گناہ جس کا دار و مَدار صرف اِسی پر ہو، اس لیے دنیا کا عاشق گناہ اور اس کی بدصورتی کو جاننے کے باوجود دنیا کی محبت میں مَست ہو جاتا ہے۔ دنیا کی محبت شک کی طرف لے جاتی ہے پھر مکروہ (یعنی ناپسندیدہ چیزوں) کی طرف پھر حرام کی طرف اور (مَعاذَ اللہ) کبھی کبھی دنیا کی محبت کُفر کی طرف لے جاتی ہے بلکہ تمام اُمّتیں جنہوں نے اپنے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا انکار کیا ان کے کفر کا سبب دنیا کی محبت تھی۔ ہر گناہ کی اَصل (یعنی جڑ) دنیا کی محبت ہے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دنیا شیطان کی شراب ہے جو اس میں سے پیے گا اس کا نشہ مرتے وقت ہی اترے گا نادم و شرمندہ ہوتے ہوئے، دنیا کی محبت تباہ کُن ہے

www.dawateislami.net

چند لوگوں کے علاوہ زیادہ تر کے دل سے اس کی محبت نہیں نکلے گی۔(فیض القدیر، 3/ 487، تحت الحدیث: 3662 ملخصًا) امام غزالی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے ایسے ہیں دنیا سے نفرت تمام نیکیوں کی اَصل ہے۔(التیسیر بشرح جامع الصغیر، 1/ 492)

ہمارے دل سے نکل جائے اُلفتِ دنیا دے دل میں عشقِ محمد مرے رچا یارب

(وسائلِ بخشش، ص82)

محبّتِ دنیا کی نَوعِیَّتیں

بعض دُنیا کفر ہے، بعض فِسق، بعض غفلت اور بعض دُنیا عین اِیمان، ابو جہل کی دنیا کفر تھی اور حضرت عثمان غنی ذُوالنُّورَیْن (رضی اللہ عنہ) کی عین ایمان، یوں ہی قارون اور فرعون کی دنیا کفر تھی، حضرت سلیمان علیہ السّلام کی دُنیا عین ایمان تھی، ایسے ہی محبّتِ دُنیا اگر نفسانی یا شیطانی ہو تو بُری اور رحمانی یا ایمانی ہو تو اچھی۔(تفسیرِ نعیمی، 4/ 287)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیاوی زندگی وہ ہے جو نفسانی خواہشات میں خرچ ہو اور جو زندگی آخرت کی تیاری میں صَرف (خرچ) ہو وہ دُنیا کی زندگی نہیں اگرچہ دُنیا میں زندگی ہے۔ دُنیا کی زندگی اور ہے۔ دُنیا میں زندگی کچھ اور۔ دُنیا کی زندگی فانی ہے مگر جو دُنیا میں زندگی آخِرت کیلئے ہے، فَنا نہیں۔

(اچھے بُرے عمل، ص72۔ تفسیر نور العرفان، ص932 ملخصًا)

طَلَبگارانِ دُنیا کی اقسام

﴿1﴾ وہ لوگ جو دُنیا کا مال اس نیّت سے حاصل کرتے ہیں کہ رشتے داروں سے صِلہ رِحمی کریں گے اور غریبوں کی مدد کریں گے ان کا شمار سَخیوں میں ہوتا ہے اگر ان کا عمل ان کی

www.dawateislami.net

نیت کے مطابق ہو تو اَجر پائیں گے لیکن اس کے باوجود ان میں سمجھداری نام کی کوئی چیز نہیں کیونکہ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی ایسی چیز کی خواہش نہ کرے جس کے بارے میں اسے پتا نہ ہو کہ اسے پالینے کے بعد اس کا کیا حال ہو گا۔ لہٰذا اس نیت سے مال حاصل کرنے والے ”ثعلبہ“ کے قِصّے سے عِبرت حاصل کریں۔(اچھے بُرے عمل، ص 65۔ رسالۃ المذاکرۃ، ص 41)

ثَعْلبہ کا قِصّہ

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں ثعلبہ نام کے ایک شخص نے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ثعلبہ! تھوڑا مال جس کا تُو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے۔ دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: اُس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا فرمائی، چنانچہ اللہ پاک نے اُس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینے میں ان کی گُنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی مَحْروم ہو گیا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کا حال پوچھا تو صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس! پھر جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زکوٰۃ کے وصول کرنے والے بھیجے تو لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے، جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا یہ تو ٹیکس ہو گیا، جاؤ میں پہلے سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی

خدمت میں واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا: ثعلبہ پر افسوس! اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

(پ10، التوبۃ:75، 76)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے ہوجائیں گے۔ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے۔

پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی مُمانَعَت فرمادی، وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا۔ پھر اس صدقے کو خلافتِ صدیقی میں مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر رضی اللہُ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا۔ پھر خلافتِ فاروقی میں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافتِ عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا۔ (تفسیر نسفی، پ10، التوبۃ:75)

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت کتنی خوبصورت آرزو کا اظہار کرتے ہیں:

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال و زَرْ عطا کر کے
عطا کر اپنا غم اور چشمِ گِریاں یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص340)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ دُنیا طلب کرنے والوں کی دوسری قسم

اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ دُنیا کے طلبگاروں کی اس قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جن کا دُنیا سے مقصَد خواہشات کو پورا کرنا اور دُنیا کی لذتوں سے لُطف اَندوز ہونا ہوتا ہے ایسوں کا شمار جانوروں میں کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ وہ لوگ جو دوسروں پر فخر کرنے اور بڑا مالدار بن کر نمایاں نظر آنے کیلئے مال حاصل کرتے ہیں یہ بے وقوفوں، دھوکے بازوں بلکہ مَردُودوں اور مَلعونوں میں شمار ہوتے ہیں۔ (اچھے بُرے عمل، ص67۔ رسالۃ المذاکرۃ، ص41)

دنیا سے مَحبّت کرنے والوں کا انجام

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قیامت کے دن دُنیا کو ایک بدصورت آنکھوں والی بُڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، اُس کے دانت آگے کو نکلے ہوں گے اور وہ نہایت بدصورت ہوگی، وہ لوگوں کی طرف مُتوجّہ ہوگی تو اُن سے پوچھا جائے گا: کیا اِسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں تو کہا جائے گا یہ دُنیا ہے جس پر تم فخر کرتے تھے اس کی وجہ سے رشتہ داری کے تَعَلُّقات ختم کرتے تھے اسی کے سبب ایک دوسرے سے حسد کرتے، دشمنی کرتے اور غُرور کرتے تھے پھر اس دُنیا کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ آواز دے گی: اے میرے ربّ! میری اِتّباع کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کردو۔

(موسوعہ لابن ابی الدنیا، 5/72، رقم:123)

دُنیا کے تین حصّے

﴿1﴾ جس میں ثواب ہے: یہ وہ حصّہ ہے جس کے وسیلے سے بندہ بھلائی تک پہنچتا ہے اور بُرائی سے نَجات پاتا ہے۔ یہ مومن کی سواری، آخرت کی کھیتی اور کِفایت کرنے والی

www.dawateislami.net

حلال روزی ہے۔

﴿2﴾ جس کا حِساب ہے: یہ وہ حصّہ ہے جس کی وجہ سے تُو کسی حکم کی ادائیگی سے غافل نہ ہو اور اس کی طلب میں ناجائز کام کا اِرتِکاب نہ کرے اور اس کے اَہْل وہ اَغْنِیا ہیں جن کا حساب طَوِیل ہو گا، فُقَرا اِن سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔

﴿3﴾ جس میں عذاب ہے: یہ وہ حصّہ ہے جس میں بندہ تمام ضروری اُمور کی ادائیگی سے دور ہو کر گناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے، جو اس حصّے کا مالک بنے گا یہ اس کو آگ کی طرف بڑھائے گا اور خسارے کے گھر میں دھکیل دے گا۔ (اچھے بُرے عمل، ص64۔ رسالۃ المذاکرۃ، ص41)

عیشِ دنیا کچھ نہیں

صحابیِ رسول، حضرتِ ابو ذَر رضی اللہُ عنہ سے مَروِی ہے، آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مَیں نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شَہَنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کعبۃُ اللہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”ربِ کعبہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔“ حضرت ابو ذَر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”میں قریب آکر بیٹھ گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بار بار یہی فرماتے جارہے تھے، یہاں تک کہ میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: ”یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟“ تو حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ مال و دولت کی کثرت والے ہوں گے مگر وہ جو دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے خرچ کریں اور وہ بہت تھوڑے ہوں گے اور جو بھی اونٹ یا گائے یا بکریوں کا مالک ہو اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ (جانور) قیامت کے دن پہلے سے

زیادہ بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روند ڈالیں گے یہاں تک کہ تمام لوگوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا۔“

(مسلم، ص385، حدیث:2300)

تجھ کو غافِل فِکرِ عُقبیٰ کچھ نہیں　کھا نہ دھوکا، عیشِ دُنیا کچھ نہیں
زِندگی ہے چند روزہ کچھ نہیں　کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں
ایک دِن مرنا ہے، آخر موت ہے　کر لے جو کرنا ہے، آخر موت ہے
عیش کر، غافِل نہ تُو آرام کر　مال حاصِل کر، نہ پیدا نام کر
یادِ حق دُنیا میں صُبح و شام کر　جس لئے آیا ہے تُو وہ کام کر
ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شیطانی وَسوسہ اور اُس کا جواب

بعض لوگ دَھوکا کھا جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا بدن کتنا ہی دُنیا میں مصروف رہے مگر ہمارا دل دُنیا سے فارغ اور خالی رہتا ہے، یہ شیطانی وَسْوَسہ ہے، بَھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دَریا میں چلے اور پاؤں نہ بھیگیں۔ دُنیا کی مِثال سمندر کے کھارے پانی کی سی ہے کہ جتنا پیو گے اُسی قدر پیاس زیادہ لگے گی، دُنیا کے زر و سامان کو اپنے اِطْمِیْنان کا ذریعہ سمجھنا بڑی حَماقَت (بےوقوفی) ہے، جہاں ہمیشہ رہنا نہیں وہاں اِطْمِیْنان کیسا۔۔۔؟

(خطباتِ امام غزالی، ص124۔ الاربعین فی اصول الدین، ص155)

دُنیا کی مَحبّت کا علاج

دُنیا کی رغبت دو قسم پر ہے: ایک وہ جو دنیا دار کو آخرت کے عذاب کا حقدار بناتی ہے اُسے حرام کہتے ہیں۔ دوسری وہ ہے جو اعلیٰ درجات تک پہنچنے میں رُکاوٹ ہے اور اُسے

www.dawateislami.net

طویل حساب میں پھنسانے والی ہے اِسے حلال کہتے ہیں اور سمجھدار آدمی جانتا ہے کہ قیامت کے میدان میں حساب و کتاب کے لیے زیادہ دیر تک اس کا کھڑا رہنا بھی ایک عذاب ہے تو جس کو حساب میں ڈالا گیا اسے عذاب دیا گیا ہے۔ کیونکہ رَسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اِس (دُنیا) کے حلال کا حساب ہو گا اور حرام پر عذاب ہو گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے حلال پر عذاب ہے لیکن اس کا عذاب حرام کے عذاب سے ہلکا ہے اور اگر حساب نہ بھی ہو تو جنّت میں حاصل ہونے والے بلند درجے کا چھوٹ جانا اور حقیر اور خَسِیس (یعنی گھٹیا) دنیا جو ختم ہونے والی ہے اِس کے لیے افسوس کرنا بھی تو عذاب ہے تو اس بات کو دنیا میں ہی دیکھ لو کہ جب تم اپنے زمانے کے لوگوں کو دنیوی سعادتوں میں آگے دیکھتے ہو تو تمہارے دل میں کس قدر افسوس پیدا ہوتا ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہ عارضی (Temporary) اور فانی سعادتیں ہیں اور گدُلی ہیں، ان میں کوئی صفائی نہیں۔ تو وہ سعادت جس کی عظمت بیان سے باہر ہے اس کے چلے جانے پر کس قدر افسوس ہونا چاہیے؟ زمانے گزر گئے لیکن وہ باقی ہیں۔ اَلْغَرَض قیامت کے دن سوال کا جواب دینے میں ذِلّت، خوف، خطرہ، مَشَقَّت اور اِنْتِظار ہے اور یہ سب کچھ اُخْرَوی نقصان کا باعث ہے تو دنیا تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہو یا حلال جب تک تقویٰ پر مددگار نہ ہو مَلْعُون ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک انبیائے کرام (علیہم السّلام)، اولیائے کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) اور پھر ان کے بعد دوسرے مُقَرَّبِین کو درجہ بَدرجہ آزمائشوں میں ڈالتا ہے یہ سب کچھ ان پر شفقت اور احسان کے طور پر ہوتا ہے تاکہ ان کو آخرت میں زیادہ حصہ ملے۔ (احیاء العلوم، 3/272)

عالَمِ اِنْقِلاب ہے دنیا چند لمحوں کا خواب ہے دنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے نہیں اچھی خراب ہے دنیا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دل سے دنیا کی مَحبّت نکالنے کا سبب

دُنیا کے کاموں میں مشغول رہنے کے باوجود تیرا آخرت کے لئے فکر کرنا اور اس کا شُعور رکھنا، تیرے دل سے دُنیا کی محبت کو نکال دے گا۔ اور اسی کو زُہدِ حقیقی کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تجھے اللہ پاک کے قریب کر دے گا۔

(دُنیا سے بے رغبتی اور اُمیدوں کی کمی، ص29)

دُنیا کے مُعاملے میں ہمیشہ اپنے سے نیچے کے لوگوں کی طرف دیکھے، اوپر والوں کی طرف نہ دیکھے کیوں کہ شیطان ہمیشہ اس کی نظر کو اوپر والوں کی طرف پھیرتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی فرمانبرداری میں لگا رہتا ہے، دُنیا اُس کی خدمت میں لگی رہتی ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت کی 786 نصیحتیں، ص15)

دنیا کی محبت سے چھٹکارے کا بہترین طریقہ

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تمہیں دنیا کو چھوڑنے اور مال کو تقسیم کرنے پر اُبھارنے والے اسباب یہ ہیں: دنیا کی آفتوں اور عیبوں کو یاد کرنا، اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ دنیا کا نفع بہت تھوڑا اور جلد ختم ہونے والا ہے اور دنیا طلب کرنے والے اچھے نہیں ہیں، پھر اس بات کو یاد کرنا کہ مجھ پر اللہ پاک کی بہت ساری نعمتیں ہیں حالانکہ میں اس کی راہ میں اتنا خرچ نہیں کرتا جتنا وہ مجھے عطا فرماتا ہے۔ جب تم ان باتوں میں اچھی طرح غور کرو گے تو تم پر ترکِ دنیا اور تقسیمِ مال کا مُعاملہ آسان ہو جائے گا۔ یونہی یہ بھی یاد کرو کہ دنیا اللہ

www.dawateislami.net

پاک کی دشمن ہے اور تم اللہ پاک سے محبت کرنے والے ہو اور جو کسی کو دوست و محبوب رکھے اس کے دشمن کو دشمن رکھتا ہے۔ دنیا حقیقت میں مَیل کُچیل اور مُردار ہے، تم دیکھتے نہیں کہ اس کے لذیذ کھانے کچھ ہی دیر بعد خراب اور بدبودار ہو جاتے ہیں۔ پس دنیا خوشبو میں بسا ایسا مُردار ہے جس کے ظاہر کو دیکھ کر غافل لوگ دھوکے میں پڑ گئے اور عقلمندوں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ (منہاج العابدین، ص30)

عظیم تابعی بزرگ، حضرتِ رَبیع بن خُثَیْم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دو، آخرت کی محبت اس میں داخل ہو جائے گی۔ (فیض القدیر، 3/487، تحت الحدیث:3662)

زُہد اور فقر میں فرق

دنیا خود انسان سے الگ ہو اِسے فقر (یعنی غربت) کہتے ہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ بندہ دنیا سے الگ ہو، مطلب یہ کہ اُس کے پاس مال آئے تو وہ نفرت کی وجہ سے اسے ناپسند کرے، مال کے آنے سے اِسے تکلیف ہو، نیز اس کے شَرّ اور اس میں مَشْغولیت سے بچنے کے لئے اُس سے راہِ فِرار اختیار کرے۔ اِس حالت کا نام "زُہد" ہے اور جس شخص میں یہ صِفَت پائی جائے اُسے "زاہد (دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا)" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، 4/234)

زُہد کی فضیلت

صحابیِ رسول، حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دوجہاں کے تاجْور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: (دنیا کے معاملے میں) اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والوں کو مت دیکھو یہ تمہارے لئے بہترین نصیحت ہے تاکہ تم اللہ پاک کی

www.dawateislami.net

نعمتیں نہ کھو بیٹھو۔(مسلم، ص1211، حدیث:7430)

صحابیِ رسول، حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بندہ جب دُنیا سے بے رغبت ہوتا ہے تو اُس کا دل حِکْمت سے روشن ہو جاتا اور اَعضا (جسم کے حصے) عبادت پر مدد گار بن جاتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص29)

زُہد کے تین مرتبے

حضرتِ ابراہیم بن اَدہم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زُہد کے تین مرتبے ہیں، ایک زُہد فرض ہے اور وہ اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں سے رُکنا ہے۔ دوسرا زُہد سلامتی کے لئے ہے اور وہ شک و شُبہات والی چیزوں کو چھوڑنا ہے۔ تیسرا زُہد فضیلت حاصل کرنے کے لئے ہے اور وہ اللہ پاک کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بھی چھوڑنے میں ہے اور یہ زُہد کا بہت ہی اعلیٰ مرتبہ ہے۔(مکاشفۃ القلوب، ص242)

زُہد کی علامات

﴿1﴾ جو چیز موجود ہو اُس پر خوش نہ ہو اور جو چیز موجود نہ ہو اُس پر غمگین بھی نہ ہو۔ ﴿2﴾ اُس کے نزدیک بُرا کہنے والا اور تعریف کرنے والا دونوں برابر ہوں۔ پہلی علامت مال میں زہد کی علامت ہے اور دوسری جاہ میں علامتِ زہد ہے۔ ﴿3﴾ اللہ پاک سے مانوس ہو اور اس کے دِل پر اطاعتِ خُداوندی کی مِٹھاس غالِب ہو۔(احیاء العلوم، 4/298 ملخصاً)

زُہد کی اقسام

زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی وجہ سے عبادت زیادہ اور بُلند مرتبہ ہو جاتی ہے لہٰذا عبادت کے طلبگار پر لازم ہے کہ وہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور اس سے دور رہے۔ زُہد

www.dawateislami.net

کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾...اِختیاری اور ﴿2﴾... غیر اِختیاری۔

اِختیاری زُہد یہ ہے کہ جو پاس نہ ہو اس کی طلب نہ کرے، جو پاس ہو اسے تقسیم کر دے اور دنیا اور اس کے سازوسامان کا ارادہ چھوڑ دے۔ جس شخص میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں وہ زاہد ہے، تیسرے جُز یعنی طَلَبِ دُنیا بھی دل سے نکال دینا بہت مشکل ہے کیونکہ بہت ایسے ہیں جو اوپر اوپر سے تو تارکِ دُنیا (یعنی دنیا کو چھوڑنے والے) ہیں مگر ان کے دلوں میں دُنیا کی مَحبّت چُٹکیاں لیتی رہتی ہے ایسا شخص اسی کَشمکش میں مُبتَلا رہتا ہے، حالانکہ زُہد کی اصل شان اسی تیسرے جُز سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

غیر اِختیاری زُہد یہ ہے کہ دل دنیاوی اشیا کے شوق وخیالات سے سرد پڑ جائے۔ جب بندہ اختیاری زہد اپنائے گا، یوں کہ جو پاس نہیں اسے طلب نہ کرے، جو پاس ہے اسے دور کر دے اور دل سے دنیا کا ارادہ بھی نکال دے تو پھر اس کا دل دنیا سے سَرد پڑ جائے گا، دنیا اس کے نزدیک حقیر ہو جائے گی اور اسے دنیا کا خیال نہ آئے گا اور یہ غیر اختیاری زہد ہے۔ (منہاج العابدین، ص29)

زُہد کے درجات

﴿1﴾ انسان تَکَلُّف کے ساتھ دُنیا سے بے رغبتی اختیار کرے اور اپنی خواہشات کے باوجود اسے چھوڑنے کی کوشش کرے تو ایسا شخص مُتَزَہِّد ہے اور ہو سکتا ہے وہ اس پر ہمیشگی اختیار کرکے زُہد کو پالے۔

﴿2﴾ وہ اپنی خوشی سے دُنیا سے بے رغبتی اختیار کرے یعنی وہ جس چیز کی لالچ کر رہا ہے اس کی نسبت سے دنیا کو حقیر جانے جیسے کوئی شخص دو درہم کے لئے ایک درہم چھوڑ دیتا ہے

www.dawateislami.net

اور یہ چیز اس پر دشوار نہیں ہوتی لیکن اس کی توجہ دُنیا اور اپنے نفس کی طرف بھی رہتی ہے (یعنی وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑی اہم چیز کو چھوڑا ہے) اور یہ بھی زہد ہے، لیکن اس میں نقصان کا اندیشہ ہے۔

﴿3﴾ تیسرا درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور وہ یہ کہ بندہ خوشی سے زُہد اختیار کرے اور اپنے زہد میں مُبالغہ اِختِیار کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ دنیا کوئی چیز نہیں، دنیا کی آخرت کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں۔ اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تم رِضائے الٰہی کے لئے اس کے سوا ہر چیز سے بے رغبت ہو جاؤ اور یہ چیز اللہ پاک (کے دیدار) کی لذّت اوراس کے سوا ہر نعمت سے زُہد اختیار کرنے کی پہچان سے حاصل ہوتی ہے لٰہذا تمہیں چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مُطابق کھانا، لباس، نکاح اور رہائش اختیار کرو، جس سے تمہارے بدن کا گزارہ ہو اور تم اپنا دِفاع کر سکو، یہی حقیقی زُہد ہے۔(لباب الاحیاء، ص 333 ۔ مختصر احیاء علوم الدین، ص 296)

زُہد کے حُصُول کے اسباب

زُہد سے مقصود یہ ہے کہ فضول، زائد اور غیر ضروری چیزوں سے بچا جائے غرض یہ کہ صرف اس قدر طاقت و قدرت موجود رہے جس سے عبادت اور اللہ پاک کی فرمانبرداری کرسکو۔ مَحض کھانا پینا اور لذّت حاصل ہونا مقصد نہ ہو اور اللہ پاک کو اس پر بھی قدرت ہے کہ تمہیں بغیر کسی ظاہری سبب کے جیسا کہ فرشتے اِن مادی اسباب و ذرائع کے بغیر ہی زندہ ہیں، اللہ پاک کو اس کی بھی طاقت ہے کہ تمہیں تمہارے پاس موجود شے کے ذریعے زندہ رکھے یا ایسی شے مہیا فرمادے جس کا تمہیں وہم و گمان تک نہ ہو اس لئے اگر تم تقویٰ

www.dawateislami.net

پر قائم رہو گے تو تمہیں بقائے حیات کیلئے طلبِ دُنیا وغیرہ کی حاجت نہیں اور اگر زہد کا یہ درجہ تمہیں حاصل نہ ہو تو زادِ آخرت اور تقویٰ کی نیّت سے تلاش کرو۔ شَہوَت و لذّت کی غرض سے تلاش نہ کرو کیونکہ جب تمہاری نیت نیک ہوگی تو یہ طلبِ آخرت میں ہی شمار ہوگی اور اس طرح تمہارے زہد میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (منہاج العابدین، ص32)

﴿1﴾ کبھی تو دوزخ کا خوف اور عذاب کا اندیشہ زُہد کا سبب بن جاتا ہے اور اس زُہد کو خائِفِین کا زُہد کہتے ہیں۔ ﴿2﴾ کبھی اُخْرَوِی نعمتوں کی لذّت زہد کا باعث ہو جاتی ہے اور اس کو راجین کا زُہد کہتے ہیں یہ پہلے درجے والے سے بڑھا ہوا ہے۔ ﴿3﴾ یہ سب سے اعلیٰ ہے مَاسِوَی اللّٰہِ کی جانب سے بے تَوَجُّہی اور نفس کا اللّٰہ کے علاوہ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا زہد کا باعث ہو اس کو حقیقی زُہد کہتے ہیں۔ (خطباتِ امام غزالی، ص 191)(الاربعین فی اصول الدین، ص209)

زُہد سے اَفضل حالت

زُہد سے بھی افضل حالت یہ ہے کہ بندے کے نزدیک مال کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہو۔ مال ملنے پر نہ تو خوش ہو اور نہ ہی تکلیف محسوس کرے جبکہ نہ ملنے پر بھی یہی حالت ہو بلکہ اس کی حالت ایسی ہو جائے جیسی اُمُّ المؤمنین حضرتِ بی بی عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رضی اللّٰہ عنہا کی تھی کہ کسی نے آپ کی خدمت میں ایک لاکھ دِرْہم کا عَطِیَّہ نذر کیا تو آپ نے قُبُول فرما لیا اور اُسی دن تقسیم فرمادیا۔ خادِمہ نے عرض کی: آپ نے آج جو مال تقسیم فرمایا اگر اس میں سے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کرتے۔ فرمایا: اگر تم یاد دلا دیتیں تو میں ایسا ہی کرتی۔ (احیاء العلوم، 4 / 235)

جس شخص کی کَیفِیَّت ایسی ہو اگر پوری دنیا بھی اس کے قبضے میں ہو تو اسے کوئی نقصان

www.dawateislami.net

نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مال کو اپنے قبضے میں نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے میں سمجھتا ہے اور اس کے نزدیک اس بات میں کوئی فَرق نہیں ہوتا کہ مال اس کے قبضے میں ہے یا کسی اور کے، ایسی حالت والے شخص کا نام "مُسْتَغْنِیْ" رکھنا چاہیے کیونکہ وہ مال کے ہونے نہ ہونے دونوں سے بے پرواہ ہے۔(احیاء العلوم، 4/ 235)

زُہد کا کمال دَرَجہ

مال کے مُعامَلے میں زُہد کا کمال دَرَجہ یہ ہے کہ بندے کے نزدیک مال اور پانی برابر ہوں، ظاہر ہے کہ کثیر پانی کا انسان کے قریب ہونا اسے نقصان نہیں دیتا جیسا کہ ساحِلِ سمندر پر رہنے والا شخص اور نہ ہی پانی کا کم ہونا ضرر دیتا ہے جبکہ بقدرِ ضرورت پانی دستیاب ہو۔ پانی ایک ایسی چیز ہے جس کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے، انسان کا دل نہ تو کثیر پانی سے نفرت کرتا ہے اور نہ ہی راہِ فرار اختیار کرتا ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ میں اس سے اپنی حاجت کے مطابق پیوں گا، اللہ پاک کے بندوں کو پلاؤں گا اور اس میں بُخْل نہیں کروں گا۔ انسان کے نزدیک مال کی حالت بھی یہی ہونی چاہئے کہ اس کے ہونے نہ ہونے سے اسے کوئی فرق نہ پڑے۔ جب بندے کو اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصل ہو جائے اور توکُّل کی دولت نصیب ہو جائے تو پھر اسے اس بات پر کامل یقین ہو جاتا ہے کہ وہ جب تک زندہ ہے اسے بقدرِ ضرورت روزی ملتی رہے گی جیسا کہ پانی ملتا ہے۔(احیاء العلوم، 4/237)

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال و زَر عطا کر کے عطا کر اپنا غم اور چشمِ گِریاں یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص340)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

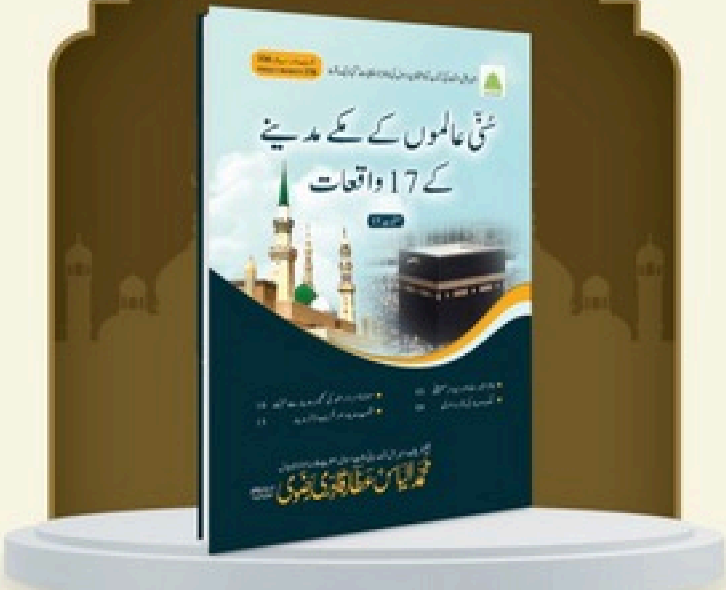

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net